روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ جون ۵۶ء

زندہ معجزہ

الفضل ۲۰ جون ۱۹۵۶ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا جو خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ جون ۱۹۵۶ء خیبر لاج مری شائع ہوا ہے۔ اس کو پڑھ کر ہر شخص یہی تاثر لیگا۔ کہ آج دنیا میں صرف حضور ہی کی ذات ہے۔ جس کے دل میں تبلیغ اسلام کا ایسا بے پناہ جوش اور جس کی رگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایسی لامحدود محبت کا جذبہ موجزن ہے۔ کہ کسی دوسرے زندہ انسان میں نہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس خطبہ میں محض شاندار باتیں نہیں۔ بلکہ خطبہ کو پڑھنے سے ہر شخص محسوس کرتا ہے۔ کہ ایک واقعہ کو بیان کرنے میں حضور نے بالکل قدرتی طور پر بغیر تصنع کے اپنے دل کی گہرائیوں سے پردہ اٹھایا ہے۔ جس کو ہر آنکھ اچھی طرح دیکھ سکتی ہے۔ اور ہر دل جس کی حقیقت کو محسوس کر سکتا ہے۔

واقعہ بالکل سادہ ہے۔ جس کو ہم یہاں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے لفظوں میں ہی از سر نو دہرا دیتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ میں بتایا ہے۔ کہ

"میں خطبہ کے لئے نہیں آسکا۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ مجھ پر بیماری کا پھر حملہ ہوا۔ اور یہ حملہ کسی ایسی شکل میں ہوا۔ جو مجھے معلوم نہیں کیونکہ دیکھنے والے بتاتے نہیں۔ کہ حملہ کس شکل میں ہوا تھا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے بتا دیا تو اس سے آپ کو گھبراہٹ ہوگی حالانکہ نہ بتانے سے اور زیادہ گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ کہ نہ معلوم بیماری کس شکل میں ظاہر ہوئی تھی۔ بہر حال مجھ پر اس دفعہ بیماری کا شدید حملہ ہوا۔ اور اس کا محرک یہ ہوا۔ کہ تحریک جدید کے مشنوں کو جو خرچ جاتا ہے۔ اس کے متعلق مجھے بعض غلطیوں کا علم ہوا۔ اور میں نے وکیل المال کو ربوہ سے بلوایا۔ میں نے یورپ کے سفر میں غیر ممالک کی جماعتوں اور مختلف غیر ملکی دوستوں میں تحریک کرکے جن کا اپنا پاونڈ ہے۔ اور جن کے روپیہ پر پاکستان کو کوئی حق نہیں۔ ایک بڑی رقم جمع کرکے ان کو دی تھی۔ اور میں سمجھتا تھا۔ کہ اس روپیہ سے دو سال تک مسجدیں بھی بن جائیں گی اور بیرونی ممالک کے مبلغین کا خرچ بھی نکل آئے گا۔ اس سال کا خرچ ہم گورنمنٹ سے لے چکے ہیں۔ پس میں سمجھتا تھا۔ کہ یہ اتنی بڑی رقم ہمارے پاس محفوظ ہے کہ اس میں سے مبلغین کا خرچ بھی نکل آئے گا۔ اور بیرونی ممالک میں مساجد بھی بن جائیں گی مگر جب میں نے وکیل المال کو بلایا۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ بجائے کئی ہزار پونڈ موجود ہونے کے جو میں نے ان کو اکٹھے کرکے دیئے تھے۔ اب صرف پینتیس پونڈ ان کے پاس باقی ہیں اور ۶۰۰ پونڈ ماہوار ہمارا بیرونی مشنوں کا خرچ ہے۔ اس کا مجھے ایسا صدمہ ہوا۔ کہ معاً میرے حافظہ پر اثر پڑ گیا اور مجھے ہر چیز بھولنے لگ گئی۔ اور ابھی مجھے معلوم نہیں کہ بیماری نے کیا شکل اختیار کر لی تھی۔ .... وہ حملہ اتنا شدید تھا کہ پانچ دن تک میں کوئی کام نہیں کر سکا۔ پچھلے جمعہ کو اس کا حملہ ہوا تھا۔ اور آج پھر جمعہ ہے۔ گویا سات دن گزر چکے ہیں۔ مگر چونکہ دو دن سے میں نے پھر ترجمہ قرآن کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس لئے پانچ دن ایسے گزرے ہیں۔ کہ جن میں میں بالکل کام نہیں کر سکا۔ اور بہت آہستہ آہستہ اس کا اثر دور ہوا۔ اب بھی جب خیال آتا ہے۔ کہ ۳۵ پونڈ میں سارا سال کس طرح گزرے گا۔ ہمارا تو ماہوار خرچ ہی چھ سو پاونڈ ہے۔ تو دل کانپنے لگتا ہے۔ اور طبیعت میں سخت اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۰ جون ۵۶ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہ معلوم کرکے کہ ہمارے پاس ان فدائیان اسلام کو جو گھر بار چھوڑ چھاڑ کر صرف تھوڑے سے الاؤنس پر گذر اوقات کرتے ہوئے توحید باری تعالےٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا جھنڈا نہایت غیر موافق حالات میں غیر اسلامی ممالک میں بلند کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ الاؤنس دینے کے لئے روپیہ نہیں ہے۔ وہ بچارے مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے۔ اور ہمیں نعوذ باللہ شاید بیرونی مشن بند کر دینے پڑیں گے۔ ایسا صدمہ ہوا۔ کہ کسی کو شاید اپنے عزیز ترین محب کی وفات کی خبر سنکر یا کسی بادشاہ کو یکدم تخت و تاج سے محروم رہ جانے پر بھی نہ ہو۔ یہی بات اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو اگر کوئی چیز صدمہ پہنچا سکتی ہے۔ تو وہ تبلیغ اسلام میں کسی قسم کی ذرا سی رکاوٹ پیدا ہو جانا ہی ہے۔ اور سچی بات تو یہ ہے۔ کہ یہی فکر ہے۔ جو دراصل پچھلے سال بیماری کے حملہ کا باعث ہوا۔

بے شک آپ پر اللہ تعالےٰ کی رحمت کا سایہ ہے۔ اور اسی کی لگاتار مدد سے حضور اتنے عظیم الشان کارنامے سر انجام دے سکے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی دیتے رہیں گے۔ لیکن پھر بھی آپ بشر ہیں۔ اور بشریت کے لوازم آپ کے ساتھ بھی ویسے ہی لگے ہوئے ہیں۔ جیسے کہ دوسرے انسانوں کے ساتھ ہیں۔ اس لئے آپ ایک بڑی حد تک تو خدا تعالےٰ کے فضل سے دوسرے انسانوں سے کئی گنا زیادہ کام اور فکر کر سکتے ہیں۔ لیکن الٰہی قانون یہی ہے۔ کہ جس طرح دوسرے انسانوں پر اثر ہوتا ہے۔ آپ پر بھی اثر ہوتا ہے۔

یہ درست ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ خدا تعالیٰ کے فضل سے دس بیس آدمیوں کے برابر کام کرتے ہیں۔ اور نہیں تھکتے۔ مگر اب تو عمر کا بھی تقاضا شامل ہو گیا ہے۔ اس پر بھی ہمارا دیانتداری سے یہ اندازہ ہے۔ کہ آج بھی آپ ہم لوگوں سے کئی گنا زیادہ کام کرتے ہیں۔ اس لئے جو بات ہم درحقیقت پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ حضور کی آج حالت تو یہ ہے۔ کہ ڈاکٹروں نے زیادہ کام سے منع کر رکھا ہے۔ لیکن یہ واقعہ بتا دیتا ہے۔ کہ حضور ممانعت کے باوجود کام سے نہیں رک سکتے۔ یہ واقعہ بتاتا ہے۔ کہ جو جوش اور جذبہ حضور کے رگ و پے میں سمایا ہوا ہے۔ اس کے سامنے ڈاکٹروں کی ہدایات اور عزیزوں کی منت سماجت الغرض کوئی بات بھی ذرا سی وقعت نہیں رکھتی۔ وہ جوش اور جذبہ تمام احتیاطوں کے باوجود موجود رہتا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ اسی کو اپنی زندگی سمجھتے ہیں۔

یہی چیز ہے۔ جو ایک انسان کو عام انسانوں سے بالا کرتی ہے۔ یہی چیز ہے جو ہر مقصد میں کامیابی کی کلید ہے۔ یعنی جو انسان کسی مقصد میں حقیقی کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہو۔ اسی کو اپنے مقصد میں اسی طرح ڈوب جانا لازمی ہے۔ کیونکہ کامیابی اسی مقدار سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جس مقدار سے کوئی اپنے مقصد میں غرق ہو جاتا ہے۔ اور پھر جب وہ مقصد تجدید و احیائے دین ہو۔ یعنی کوئی دنیاوی مقصد نہ ہو۔ بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا میں بلند کرنے کا مقصد ہو۔ تو اس انہماک کی شان بہت بلند ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنا کام ہوتا ہے۔ اور جب وہ دیکھتا ہے۔ کہ اس کا بندہ اس کے دین کو ابھارنے کے لئے دنیا و مافیہا کو فراموش کر رہا ہے۔ اور اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا دین کے عروج کے لئے سعی کو ہی بنا رہا ہے۔ اور اپنے رگ و پے میں صرف ایک ہی جوش اور اپنے دل میں صرف ایک ہی جذبہ رکھتا ہے۔ جو اس کے تمام کاروبار زندگی پر چھایا ہوا ہے۔ تو وہ اپنے فرشتوں کو بھیجتا ہے۔ تاکہ اپنے اس بندے کی مدد کریں بلکہ خود آسمان سے اتر کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھتا ہے۔ اور جو وہ کام کرتا ہے۔ اس میں اپنی برکات کے خزانے انڈیل دیتا ہے۔

کیا ہر احمدی اپنی آنکھوں سے یہ عظیم الشان نشان نہیں دیکھ رہا۔ کیا آج ہمارے سامنے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات میں اللہ تعالیٰ کا ایک زندہ معجزہ موجود نہیں ہے؟ کیا آپ کا زندہ نمونہ دیکھ کر ہماری مردہ رگوں میں زندگی کا خون نہیں دوڑنے لگتا۔ کیا آپ کے بے پناہ کام کو دیکھ کر ہم یہ محسوس نہیں کرتے۔ کہ جب تک اللہ تعالےٰ کا ہاتھ آپ پر نہ ہو۔ آپ ایک بشر ہو کر اتنے عظیم الشان کارنامے نہیں دکھا سکتے۔ کیا آپ کے کاموں میں ہم کو زندہ خدا نظر نہیں آرہا۔

افسوس ہے ان لوگوں پر جو یہ زندہ اعجاز دیکھتے ہیں۔ اور آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اور ان کارناموں کی مادی اسباب میں وجوہات تلاش کرنے لگتے ہیں۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنی عقلوں کو اور اپنی تدبیروں کو اور اپنی سمجھ کو اتنی زیادہ وقعت دیتے ہیں۔ کہ یہاں تک کہہ دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن و سنت کی صورت میں مکمل دین ایک بار دے دیا ہے۔ اب اس کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اب ہمیں کسی ایسے انسان کی ضرورت نہیں، جو قرآن و سنت پر عمل کرکے دکھائے اور جس کو اللہ تعالےٰ اس کام پر مامور کرے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ براہِ راست ہو۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے قانون کو بھی کسی انسان کا بنایا ہوا قانون سمجھتے ہیں۔ جس کو ہر انسان پھر بنا سکتا ہے۔ اور ایسا ہی اس پر عمل کر سکتا ہے۔ جیسا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قرآن کریم پر کیا۔ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا۔ اور دوسروں کے سامنے اپنا اسوۂ حسنہ پیش کیا۔ حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے صاف صاف لفظوں میں وعدہ فرمایا ہے۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ ہم نے حفاظت الٰہیہ کے معنے بس اتنے سمجھ لئے ہیں۔ کہ اس نے عالم اسباب میں قرآن کریم کو لفظی تحریف سے بچانے کے سامان کر دیئے ہیں اگر ہم غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ خود اپنی حفاظت سے اللہ تعالیٰ کی اگر یہی مادی حفاظت مقصود ہوتا تو مسلمانوں کی قرآن کریم کی موجودگی میں وہ حالت نہ ہوتی جو آج ہے۔ خاص کر ان لوگوں کی جو بزعم خیال خود دن رات قرآن و سنت مطالعہ میں مصروف رہتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو دینی امور کا ماہر سمجھتے ہیں۔

افغانستان کا قیامت خیز زلزلہ

دیدۂ بینا کیلئے جائے عبرت

— از مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی —

حال ہی میں افغانستان کو ایک قیامت خیز زلزلہ سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ جس میں ابتدائی اندازے کے مطابق نوسو افراد ہلاک ہزاروں زخمی اور کروڑوں روپے کی جائدادیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اخبارات میں اس کے متعلق جو تفصیلات شائع ہوئی ہیں۔ ان کا مختصر سا حال مندرجہ ذیل ہے:۔

"کابل ریڈیو سے نشر ہونے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ اتوار (۱۰ جون) کے روز کابل کا بیان اور درہ شیدکار میں جو زلزلہ آیا۔ اس میں ۶۰۰ افراد ہلاک اور ہزاروں زخمی ہوئے ہلاک شدگان اور زخمیوں کی صحیح تعداد کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا۔ لیکن اندیشہ ہے کہ اصل نقصان اس سے بہت زیادہ ہے جتنا ابتدائی خبروں میں بیان کیا گیا ہے:۔

کابل ریڈیو کے اعلامیہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ زلزلہ کے متواتر سخت جھٹکوں کی وجہ سے ساری سطح زمین کی حالت بالکل متغیر ہو چکی ہے۔ کئی چھوٹے دریاؤں نے اپنا رخ تبدیل کر لیا ہے۔ کئی دریا کچھ عرصہ کے لئے غائب ہو گئے اور کئی دریاؤں کا نام و نشان تک مٹ گیا۔ اسی نشریہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کابل کے مضافات اور نواحی علاقوں میں ہزاروں عمارتیں زمین بوس ہو چکی ہیں:۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کا نامہ نگار نئی دہلی سے خبر دیتا ہے کہ جمعرات (۱۴ جون) کو کابل سے پہنچنے والی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ پانچ روز کے زلزلوں نے ملک میں وسیع پیمانے پر تباہی پھیلائی ہے۔ اہل افغانستان نے اس سے بدترین زلزلہ آج تک نہیں دیکھا۔ زلزلہ کے ساتھ مسلسل گڑگڑاہٹ بھی پیدا ہوتی رہی جس کا سلسلہ آج بند ہوا ہے کابل کی اطلاعات میں بتلایا گیا ہے۔ کہ یوں تو ملک کا بیشتر حصہ زلزلہ سے متاثر ہوا۔ لیکن زلزلے کے شدید ترین جھٹکے شمالی افغانستان کے اس پہاڑی علاقہ میں آئے جو سوویٹ یونین کی سرحد سے ملحق ہے اور جہاں زیادہ تر خانہ بدوش قبائل آباد ہیں مواصلات کے ذرائع کی عدم موجودگی کے باعث اس علاقہ کے ہلاک شدگان کی تعداد اور زلزلہ سے پیدا شدہ ہلاکت اور تباہی کا حال کئی ہفتوں تک معلوم نہ ہو سکے گا۔

زلزلہ کے ابتدائی شدید جھٹکے روم اور ویانا کی رصدگاہوں کے آلات زلزلہ پیما میں ریکارڈ کئے گئے۔ جن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ زلزلہ اپنی شدت میں اس خوفناک زلزلہ سے کسی طرح کم نہ تھا جس نے ۱۹۰۸ء میں سسلی کے شہر مسینا کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا تھا"

(پاکستان ٹائمز لاہور ۱۰ جون ۱۹۵۶ء)

"آل انڈیا ریڈیو نے اس قیامت صغریٰ کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ یہ زلزلہ ۱۹۳۵ء کے کوئٹہ کے تاریخی زلزلہ سے چھ گنا زیادہ شدید تھا۔ اور اس کا سب سے زیادہ اثر کابل اور دریائے تنکیاری کے نواحی علاقوں پر پڑا ہے زلزلہ کی شدت سے بہت سے دریاؤں نے اپنا رخ بدل لیا ہے کئی نالے ناپید ہو گئے ہیں اور زمین میں زبردست دراڑیں پڑ جانے سے متعدد نئے ندی نالے نمودار ہو گئے ہیں"۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۵ جون ۱۹۵۶ء)

"کابل ریڈیو نے افغانستان کے حالیہ زلزلہ کے نتیجہ میں مزید دو ہزار افراد کے ہلاک اور زخمی ہونے کی اطلاع دی ہے۔ دریائے کنہار کی وادی میں جہاں زلزلے کے جھٹکوں کا زور سب سے زیادہ تھا ایک تمام کا تمام پہاڑ پھٹ کر زمین پر آگرا۔ اور دو دیہی بستیاں جو پہاڑ کے دامن میں واقع تھیں گرتی ہوئی چٹانوں کے نیچے دب کر رہ گئیں۔

کابل ریڈیو کی اطلاع کے مطابق پہاڑوں سے بڑی بڑی چٹانیں ٹوٹ ٹوٹ کر دو جا پڑی ہیں۔ جس کی وجہ سے راستے تمام مسدود ہو گئے ہیں اور مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ ایک چٹان جو ۲۵۰ فٹ لمبی اور ۳۰۰ فٹ چوڑی تھی ہوا میں اڑ کر دریا میں آگری جس کی وجہ سے دریا کا راستہ بالکل مسدود ہو گیا۔ پانی کے پھیلنے کی وجہ سے اردگرد کے علاقہ میں بڑی تباہی آئی ہے۔ اس علاقے سے ۱۴۰ افراد کے ہلاک ہونے اور ۱۹۰۰ افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ ایک اور وادی میں جو شانی گان کہلاتی ہے۔ بہت زیادہ جانی نقصان ہوا ہے۔ کابل ریڈیو کی اطلاع کے مطابق اس وادی میں مرنے والوں کی تعداد ۱۷۰ اور زخمی ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار سے اوپر پہنچ چکی ہے۔ وادی کنہار میں زلزلے کے جھٹکے ابھی تک محسوس ہو رہے ہیں"۔

نادان انسانوں کی نگاہوں میں یہ واقعات معمولی باتوں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے اور وہ یہ کہہ کر انہیں نظر انداز کر دیتے ہیں کہ کیا ہوا؟ دنیا میں زلزلے آیا ہی کرتے ہیں۔ اور ان کے جلو میں تباہی اور بربادی اپنا دامن پھیلایا ہی کرتی ہے اس میں اچنبھے کی کیا بات ہے؟ لیکن خدا ترس انسانوں کے لئے یہی واقعات عبرت اور موعظت کا باعث بن جاتے ہیں وہ انہیں عام دنیادار انسانوں کی طرح نہیں دیکھتے۔ بلکہ اس نظر سے ان کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ کہیں یہ ان کے اعمال کی شامت تو نہیں۔ جس نے خدا کے غضب کو بھڑکا کر اسے زلزلوں۔ طوفانوں۔ وباؤں اور جنگوں کی صورت میں ظاہر کر دیا ہے۔ وہ ایک مادہ پرست انسان کی طرح ان ہلاکت خیزیوں کے اصل اسباب و علل سے منہ پھیر کر تمسخر و استہزا میں مشغول نہیں ہو جاتے بلکہ گڑگڑا گڑگڑا کر خدا تعالیٰ سے نہ صرف اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں بلکہ اس کے حضور دوسرے لوگوں کے گناہوں سے درگزر کرنے اور ان سے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا جب دیر سے قبول ہوتی ہے تو عمر زیادہ کی جاتی ہے

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"محبی عزیزی اخویم نواب صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ آں محب کے چار خط یکے بعد دیگرے پہنچے۔ آپ کے لئے دعا کرنا تو میں نے ایک لازمی امر ٹھہرا رکھا ہے۔ لیکن بے قرار نہیں ہونا چاہئیے کہ کیوں اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ دُعاؤں کے لئے تاثیرات ہیں اور ضرور ظاہر ہوتی ہیں۔ ایک جگہ حضرت ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ تیس برس میں نے بعض دعائیں کیں جن کا کچھ اثر بھی ظاہر نہ ہوا اور گمان گزرا کہ قبول نہیں ہوئیں۔ آخر تیس برس کے بعد وہ تمام مقاصد میسر آگئے اور معلوم ہوا کہ تمام دعائیں قبول ہو گئی ہیں جب دیر سے دعا قبول ہوتی ہے تو عمر زیادہ کی جاتی ہے۔ اور جب جلد کوئی مراد مل جاتی ہے تو کمی عمر کا اندیشہ ہے"۔

(مکتوبات بنام نواب صاحب ۸۳)

عذاب کو ٹالنے کی درخواستیں بھی کرتے ہیں۔
اسی قیامت خیز زلزلہ کے موقع پر بھی جس نے سارے افغانستان کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا یہ واقعات خدا تعالیٰ کے عام قانون کے سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔ یا اسکی قہری تجلی کا ایک مظاہرہ۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدائی عذاب دنیا کے دیگر حوادث ارضی و سماوی سے مختلف نہیں ہوتے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ کہ آسمان سے آگ برسنی شروع ہو جائے۔ یا اہل زمین کو تباہ و برباد کرنے کے لئے کوئی فوج اتر پڑے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی قرآن کریم میں لوگوں کے اسی شبہ کا ازالہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وما انزلنا علیٰ قومہ من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین۔ ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم خامدون (سورہ یٰسین آیت ۲۹)

یعنی ہم نے عذاب دینے کے لئے آسمان سے کوئی فوج نہیں اتاری۔ اور ہم فوجیں نہیں اتارا کرتے۔ ان کا عذاب صرف ایک چنگھاڑ تھی۔ کہ وہ فوراً بجھ کر رہ گئے۔

ہاں یہ ضرور ہوتا ہے۔ کہ جب کسی قوم پر عذاب نازل کیا جاتا ہے۔ تو وہ ایک خارق عادت رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور دیدۂ بینا رکھنے والے لوگ معمولی غور و فکر سے معلوم کر لیتے ہیں۔ کہ ان حوادث کی حقیقت کیا ہے؟ اور یہ کن جرموں کی پاداش میں بندوں پر نازل کئے جا رہے ہیں؟

جب ہم افغانستان کے ان زلزلوں کو دیکھتے ہیں، تو ہمیں صاف نظر آتا ہے۔ کہ ان کے پیچھے خدا کا مخفی ہاتھ کام کر رہا ہے۔ آج سے چند ماہ قبل افغانستان کی سرزمین کو احمدیت کے ایک اور فدائی کے خون سے سیراب کیا جا چکا ہے۔ وہاں کے بعض نادان لوگوں نے حضرت داؤد جان رحمۃ اللہ علیہ کو محض اس جرم میں شہید کر دیا۔ کہ انہوں نے احمدیت قبول کر لی تھی۔ اور گذشتہ جلسہ سالانہ پر ربوہ ہو کر آئے تھے۔ مادی اسباب پر تکیہ کرنے والا انسان ہنسے گا اور کہے گا۔ کہ دنیا میں ہزاروں قتل روزانہ ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی کسی کے قتل پر خدا کا غضب جوش میں نہیں آیا۔ نہ کبھی زمین تھرائی۔ نہ کبھی آسمان کانپا۔ ایک احمدی کے قتل پر خدا کا قہری نشان کس طرح ظاہر ہو سکتا تھا اسے معلوم نہیں کہ اگر یہ واقعہ اپنی نوعیت کا واحد واقعہ ہوتا، تب تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ اس زلزلہ کا تعلق خواہ مخواہ داؤد جان کے قتل سے قائم کیا جا رہا ہے۔ لیکن اسے کیا کیا جائے۔ کہ اس سے پہلے افغانستان میں اسی نوعیت کے دو واقعات اور بھی رونما ہو چکے ہیں۔ اور دونوں موقعوں پر خدا تعالیٰ کی قہری تجلی اپنے پورے زور کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ اور ان کے شاگرد حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب رضی اللہ عنہ کو امیر کابل کے حکم سے محض احمدیت قبول کرنے کے جرم میں سنگسار کر دیا گیا۔ اس کی سزا اہل افغانستان کو ہیضہ کی جس خطرناک وبا کی صورت میں بھگتنی پڑی اس کا خیال کر کے آج بھی وہاں کے لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہوں گے۔ اس کے بعد امیر امان اللہ خاں کے عہد میں حضرت مولوی نعمت اللہ خاں صاحب۔ ملا عبد الحلیم صاحب اور قاری نور علی صاحب کو اسی جرم کی پاداش میں سنگسار کیا گیا۔ اس کا بدلہ اس طرح ملا۔ کہ خدا نے اس حکومت کا تختہ ہی الٹ دیا۔

اور آج امان اللہ خاں نہایت کس مپرسی کی حالت میں اٹلی میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ دنیا میں وبائیں پھوٹا ہی کرتی ہیں۔ حکومتوں پر انقلاب آیا ہی کرتے ہیں۔ زلزلے اور دیگر آفات ارضی و سماوی برپا ہوا ہی کرتی ہیں۔ لیکن ان حوادث کا عین اس وقت نمودار ہونا جب بے گناہوں کے خون سے زمین لالہ زار کی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی اس واضح تقدیر پر دلالت کرتا ہے۔ جو ان واقعات کے پس پردہ کام کرتی ہے۔ چنانچہ جونہی اب افغانستان میں احمدی کو شہید کیا گیا۔ بعض انصاف پسند اور سعید الفطرت غیر مسلم بھی یہ محسوس کرنے لگے تھے۔ کہ یہ ظلم کوئی رنگ نہ لائے۔ چنانچہ دہلی کے مشہور اخبار ریاست کے ایڈیٹر صاحب نے ۲۳ر اپریل ۵۶ء کے پرچے میں یہ لکھا کہ

"یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ کسی مظلوم کی آہیں اور معصوم کی دعائیں خالی جائیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اب حال میں جو ظلم کابل میں اس احمدی داؤد جان پر ہوا۔ خدا اس کے اثرات سے افغانستان کی موجودہ گورنمنٹ کو محفوظ رکھے۔"

(باقی)

کوئٹہ اور کراچی سے لبیک کی آواز

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تو شروع تحریک میں ہی امراء اور صدر صاحبان کو اس بات کے ذمہ دار قرار دے چکے ہیں۔ کہ ان کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے وعدے لیں۔ اور ان کی وصولی کریں۔ پھر اس کی رپورٹ بھجے کریں۔

(۲) اسی طرح خدام الاحمدیہ کے ذمہ بھی ۲۵ر نومبر ۱۹۴۹ء کے خطبہ میں یہ فرض قرار دیا گیا۔ کہ "میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اسی لئے اٹھایا ہے۔ تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے۔ اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔ اور وہ کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔"

(۳) پس جہاں امیر یا صدر اور دوسرے عہدہ دار ذمہ دار ہیں کہ چندہ تحریک جدید کے وصول کرنے میں پوری تندہی اور سرگرمی سے کام لیں۔ وہاں خدام الاحمدیہ کے نوجوان بھی سب سے پہلے ذمہ دار ہیں۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے وعدے دفتر اول اور دفتر دوم کے سو فیصدی پورے کرنے میں رات دن ایک کر دیں۔ جون ۵۶ء کے شروع ہی میں سب سے پہلی آواز کوئٹہ کے قائد صوفی رحیم بخش صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی یہ پہنچی کہ انہوں نے زیر صدارت امیر جماعت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے ایک جلسہ کیا۔ جس میں قائد صاحب نے کہا۔

(۴) چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ لیکن وعدوں کی ادائیگی فی صدی صرف ۳۵ % ہے۔ حالانکہ چھ ماہ میں کم سے کم پچاس فی صدی تو ہونی لازمی تھی۔ اور قائد صاحب نے اس امر پر زور دیا۔ کہ دوست اپنے وعدے اس ماہ میں پورے کریں۔ تا کہ ہماری جماعت کا نام حضور کی خدمت میں برائے دعا پیش ہو سکے۔ اور کہ مجلس کے عہدیدار وصولی کے لئے ان کے پاس پہنچتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ ان کا وعدہ سو فی صدی پورا ہو جائے۔

اس کے بعد سید سلیم الجابی صاحب نے تحریک جدید کی اہمیت پر پُر اثر تقریر فرمائی۔ اور اپنے خاص اور لطیف انداز میں مالی قربانی کے لئے کہا۔ اسی تسلسل میں کوئٹہ کے سکرٹری تحریک جدید ماسٹر محمد یٰسین صاحب نے سال رواں کے اعداد و شمار پیش کر کے جماعت کو آگاہ کیا۔ کہ ان کی اس مرحلہ میں پوزیشن نازک ہے۔ وصولی کی نسبت بہت ہی کم ہے۔ احباب اس ماہ اور اگلے ماہ جولائی میں وعدے سو فی صدی پورے کرنے کی کوشش کریں۔

(۵) کراچی کی جماعت کے مرکزی سکرٹری شیخ عبد الوہاب صاحب اطلاع فرماتے ہیں۔ کہ مجھے تو خود بڑی سخت تشویش ہو رہی تھی۔ اور ہے کہ وصولی بہت کم ہے۔ اس خطرناک رفتار کا مجھے خود احساس ہے۔ اور احباب کرام کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔ وصول شدہ تحریک جدید کا چندہ تو عنقریب ارسال کر دیا جائیگا۔ اور آئندہ مزید سعی اور کوشش کی رفتار تیز کر دی گئی ہے۔ تا جون و جولائی میں وصولی زیادہ سے زیادہ ہو کر کراچی کی رفتار ۵۰ % سے تجاوز کر جائے۔

مارٹن روڈ کے سکرٹری تحریک جدید مکرم نذیر احمد صاحب دفتر اول اور دفتر دوم کے احباب کو جلد ادائیگی کی توجہ دلاتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ تحریک جدید کا موجودہ سال نومبر ۵۵ء سے شروع ہوا۔ یعنی اب تک اس سال کے سات ماہ بڑی سرعت سے گذر چکے ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ ہم ابھی تک اس نیک کام کی تکمیل کی ذمہ داری ہم نے بذات خود اپنے اوپر لی تھی۔ اسے ابھی تک کما حقہٗ ادا نہیں کر سکے۔ جو نہ صرف آپ کے لئے بلکہ عہدہ داران جماعت کی گذشتہ روایات کے شان کے شایاں نہیں۔ پس تحریک جدید کی اس نمایاں کمی کو اضافہ میں تبدیل کرنے کے لئے ایک وفد تجویز کیا گیا۔ جو حلقہ مارٹن روڈ میں ہر ایک وعدہ کنندہ کے پاس جائے گا۔ تا کمی آمد کا اثر ان منصوبوں پر نہ پڑے۔ جو خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت ہاتھوں سے قائم ہوئے ہیں۔ آپ سے امید ہے کہ آپ اپنے وعدے کا پاس رکھتے ہوئے اپنی ذاتی ضروریات کو بالائے طاق رکھ کر وفد سے تعاون کریں گے۔ اور ان کو اپنا وعدہ سو فی صدی ادا کر دیں گے۔ کیونکہ ذاتی ضروریات کے مقابلہ پر سلسلہ کی ضروریات اول نمبر پر ہیں۔ اور ذاتی نمبر دوم پر۔ اور اس طرح آپ ہمیں اور سلسلہ کو شکریہ کا موقع دیں گے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا اور خوشنودی حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا

برخوردار محمد فاضل پسر راجہ محمد یوسف صاحب احمدی ساکن نورنگ ضلع گجرات عارضہ ٹائیفائڈ سے ایک عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت کمزور ہو چکا ہے۔ جملہ احباب و صحابہ مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (حکیم محمد عبد العزیز ربوہ)

598

مشہور عرب ادیب اور عالم الشیخ عبدالقادر المغربی کی وفات

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل مقیم بیروت

مورخہ [illegible] ۵۶ء بروز جمعرات الشیخ عبدالقادر المغربی وائس پریذیڈنٹ عرب اکیڈمی دمشق ۹۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

استاذ مغربی ایک مشہور ادیب علم لغت کے عالم اور فن اشتقاق ہیں آپ کو اختصاص کی پوزیشن حاصل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عرب پریس میں آپ کی وفات پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا گیا ہے

عاجز کو اپنے چار سالہ قیام دمشق میں الشیخ المغربی سے کئی دفعہ ملاقات کرنے کا اتفاق ہوا۔ یہ ملاقاتیں ان سے دفتر گھر اور سوسائٹیوں میں ہوتیں۔ ان کے پاس بیٹھنے سے علمی ذوق حاصل ہوتا تھا۔ اور طبیعت شگفتہ ہو جاتی تھی۔

۱۹۲۴ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دمشق میں تشریف لائے تو حضور کا قیام قافلہ کے بعض ممبران کے ساتھ "سنترال" ہوٹل قریب مسجد سنجقدار میں تھا۔ حضور کی آمد پر علماء دمشق نے استاذ المغربی" کی قیادت" میں حضور سے ملاقات کی اس ملاقات کے کوائف استاذ مغربی نے مجھے کئی دفعہ سنائے۔ اپنے ذاتی تاثرات بیان کرتے ہوئے وہ بتایا کرتے تھے کہ اس قافلہ کے اصحاب اور ہیئت تشکیل جاذب انظار و افکار تھی۔ ان کے لباس۔ نورانی چہرے۔ خوبصورت ڈاڑھیاں مجسم اسلامی اخلاق وقار اور متانت کا نمونہ تھیں۔ اور ان کے قلوب میں . . . . . . تبلیغ اسلام کا درد معلوم ہوتا تھا۔ اور اپنے امیر کی اطاعت میں وہ اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کا نام ان کے ذہن میں نہ تھا اسلئے آپ حضرت حافظ صاحب مرحوم کو "صاحب اللغویات" یعنی ڈکشنریوں والے کی اصطلاح سے یاد کرتے اور ان کے حافظہ کی انتہائی تعریف کرتے

اعجاز المسیح

ایک دفعہ عاجز نے آپ کو "اعجاز المسیح" مطالعہ کے لئے پیش کی۔ چنانچہ اس کتاب کو علامہ مغربی نے استاذ کرد علی مرحوم پریذیڈنٹ عرب اکیڈمی اور استاذ خلیل مردم بک سابق وزیر خارجیہ و معارف حال پریذیڈنٹ عرب اکیڈمی کی موجودگی میں پڑھا۔ چند ایام کے بعد وہ دوران ملاقات میں کہنے لگے کہ بلاشبہ بانی احمدیت کو قرآنی مفردات کی تحلیل میں علمی ملکہ اور ذوق حاصل ہے۔ فن استدلال وسیع اور عمیق ہے اور مزید براں ان کی تفسیر میں روحانی چاشنی پائی جاتی ہے۔ جسے کوئی شخص محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا

وفات مسیح

ایک دن غلط فہمی کی بناء پر دوران ملاقات میں انہوں نے کہا کہ تم احمدی ہر علمی نظریہ کا انتساب اپنی طرف کر لیتے ہو تم نے ساری دنیا میں دف اور طبل بجا دیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نے وفات مسیح کا نظریہ پیش کیا ہے۔ حالانکہ استاذ رشید رضا مرحوم اور شیخ مصطفیٰ المراغی کا بھی یہی مذہب تھا۔ میں نے بھی ایک مضمون "المنار" میں اس کے متعلق شائع کیا تھا کہ مسیح کی وفات ہو چکی ہے۔ میں نے جواباً ان کو کہا کہ اس مسئلہ کی اہمیت ایجابی اور سلبی پہلو اگر کسی نے محسوس کی ہے تو وہ صرف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہیں۔ اور ہم تو بطور استشہاد کے کئی آئمہ اور مفسرین کے اقوال کو پیش کرتے ہیں۔ ازہر کی فتویٰ کمیٹی . . . . . کے ایک نمایاں ممبر استاذ شلتوت کی رائے بابت وفات مسیح دراصل بانی احمدیت کی عظیم الشان علمی فتح ہے۔ نیز واضح رہے کہ استاذ رشید رضا اور مصطفیٰ مراغی اور آپ کی رائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رائے کے بعد کی ہے۔ رشید رضا نے تو اس نظریہ میں بانی احمدیت کا نام لے کر اتفاق کیا ہے دبی زبان سے کہنے لگے کہ بلا ریب اس مسئلہ کی اشاعت وسیع پیمانہ پر تم نے ہی کی ہے

اُم الالسنۃ

چونکہ استاذ مغربی فن لغت کے عالم تھے اس لئے دو تین مرتبہ ان سے ام الالسنہ کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ عاجز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظریہ کو اجمالاً پیش کیا کہنے لگے کہ اتفاق اور اختلافات کی بحث الگ ہے مگر یہ امر انتہائی تعجب خیز ہے کہ ایک ہندوستانی اس قسم کا دقیق اور علمی نظریہ پیش کرے اور پھر یقین اور تحدی کے ساتھ۔ بلاشبہ بانی احمدیت ایک مدبر اور فیلسوف تھے۔ نیز استاذ مغربی نے کہا کہ میں "ام الالسنہ" میں لفظ ام سے مجازی معنوں میں اتفاق کرتا ہوں یعنی بلحاظ خصائص لسانی کے عربی زبان واقعی "اُم" ہے۔ مگر تاریخی طور پر "اُم" کا نظریہ وسیع تحقیق اور تحلیل چاہتا ہے۔ اور یہ کام ایک شخص کا نہیں بلکہ اس کے لئے از علماء کی کمیٹی کی ضرورت ہے۔ جو السنہ مختلفہ کے نہ صرف ماہر ہوں بلکہ زبانوں کے مفردات کی تکوین اور تاریخ سے موافقت ہوں۔

زاویہ حصنی میں آمد

دمشق سے گذرنے والے کئی احمدیوں کی ملاقات خاکسار نے استاذ مغربی سے کروائی۔ احمدیت کی طرف سے عیسائیت کے خلاف لٹریچر کی ہمیشہ ہی تعریف کرتے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق تو کہا کرتے کہ وہ سفیر اسلام ہیں۔ ہمارے مرکز زاویۃ الحصنی میں بھی تشریف لائے تھے میری ان سے آخری ملاقات ۱۹۵۵ء میں ہوئی تھی۔ استاذ مغربی مکرمی سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے خاص دوستوں میں سے تھے

جامعہ نصرت ربوہ کا بی اے کا نتیجہ

نتیجہ ۵۴ فیصد رہا جبکہ یونیورسٹی کا نتیجہ ۲۷ فیصد ہے

امسال جامعہ نصرت ربوہ سے گیارہ طالبات امتحان میں شریک ہوئیں۔ جن میں سے پانچ طالبات خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھے نمبر لے کر کامیاب ہو گئیں۔ تین طالبات کمپارٹمنٹ میں آئیں۔ کمپارٹمنٹ میں آنے والی طالبات اور فیل ہونے والی طالبات کے متعلق بھی یہ . . . . امید ہے کہ ستمبر کے امتحان میں کامیاب ہو جائیں گی۔ ان شاء اللہ

پنجاب یونیورسٹی کا نتیجہ 27.5% ہے جب کہ ہمارے کالج کا 45% ہے گویا مجموعی لحاظ سے بھی کالج اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کالج میں داخل کروائیں تاکہ وہ دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے فیضیاب ہوں

نتیجہ درج ذیل ہے

نام	حاصل کردہ نمبر	
امینہ بیگم	۲۷۳	سیکنڈ ڈویژن
صفیہ دھنوی	۲۶۶	"
بشریٰ	۲۴۴	تھرڈ ڈویژن
سعیدہ احسن	۲۳۷	"
امۃ اللطیف	۱۸۵	"
سیدہ امۃ الرفیق	کمپارٹمنٹ	
مبارکہ خاتون	"	
رشیدہ کشور	"	

—— پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

قادیان میں قربانی کرنیوالے احباب توجہ فرماویں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی)

اب خدا کے فضل سے عید الاضحیہ پھر قریب آ رہی ہے۔ گذشتہ سالوں کی طرح کئی دوستوں کی خواہش ہوگی کہ وہ قادیان میں قربانی کرائیں۔ ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ قربانی کی رقم میرے دفتر میں ارسال فرما دیں۔ قادیان میں قربانی کا جانور اوسطاً -/۲۵ روپے میں آتا ہے۔ چونکہ روپیہ منتقل کرانے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ اسلئے دوستوں کو چاہیئے کہ وقت پر اپنی رقوم بھجوا دیں۔ اور بہرحال عید سے ہفتہ عشرہ پہلے رقم پہنچ جانی چاہیئے قادیان میں قربانی کرانے میں ثواب کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ غریب درویشوں کی گوشت سے امداد ہو جاتی ہے

(خاکسار مرزا بشیر احمد ۹/۶/۵۶)

ربوہ میں صدقہ اور فدیہ صیام وغیرہ کیلئے رقوم بھیجنے والے احباب

گذشتہ دو ماہ کے عرصہ میں لنگر خانہ میں مندرجہ ذیل دوستوں کی طرف سے صدقہ۔ فدیہ صیام طعام مساکین اور عطیہ کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ جو ان کی طرف سے مطلوبہ مقصد پر صرف کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور ان پر اپنا فضل فرماتا رہے۔ آمین۔

افسر لنگر خانہ ربوہ

نمبر	نام	مد	رقم
۱	خواجہ امیر بخش صاحب لاہور	عطیہ برائے ملکہ لنگر خانہ	۲۵۰-۰-۰
۲	محمود احمد صاحب کراچی	صدقہ بکرا	۲۰-۰-۰
۳	مجیدہ بیگم صاحبہ کوٹھی المنیر کراچی	برائے دفعداری	۴۰-۰-۰
۴	امۃ القادر صاحبہ ربوہ	طعام مساکین	۹-۰-۰
۵	عزیز خاں صاحب بہاولپور	فدیہ صیام	۱۵-۰-۰
۶	عبدالمجید صاحب ضیا آف ڈیرہ دون	امداد غرباء	۵۰-۰-۰
۷	محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ لائلپور	صدقہ	۶-۰-۰
۸	عبدالمالک صاحب پریذیڈنٹ چک ۱۳۷ ر ب لائلپور	طعام مساکین	۱۰-۰-۰
۹	پیر محمد عبداللہ صاحب گوبیکی	״	۲-۰-۰
۱۰	فضل محمد صاحب سیکرٹری مال ۱۴۲/۱۲-R منٹگمری	امداد غرباء چاول آٹا	۲۹۶-۴-۰
۱۱	بشیر احمد صاحب کراچی۔ بذریعہ مرزا عزیز احمد صاحب	صدقہ بکرا	۱۰۰-۰-۰
۱۲	چوہدری منور احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	״	۳۰-۰-۰
۱۳	میجر بشیر احمد صاحب 5 R.P.O یونٹ لاہور	״	۳۰-۰-۰
۱۴	مجیدہ بیگم صاحبہ معرفت شاہنواز لمیٹڈ کراچی	صدقہ	۲۵-۰-۰
۱۵	احمد دین صاحب لاہور	تقسیم برائے غرباء و مساکین	۱۰-۰-۰
۱۶	مجیدہ بیگم صاحبہ کوٹھی المنیر کراچی	طعام مساکین	۲۰-۰-۰
۱۷	چوہدری شاہنواز صاحب کراچی	عطیہ برائے ملکہ لنگر خانہ	۱۰۰-۰-۰
۱۸	شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ	״ ״	۲۵-۰-۰
۱۹	محمد امین صاحب سوداگر چمن بلوچستان	״ ״	۲۰
۲۰	ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور	صدقہ بکرا	۲۵-۰-۰
۲۱	چوہدری محمد عبداللہ صاحب سرگودھا برائے فتح محمد صاحب	فدیہ صیام	۲۰-۰-۰
۲۲	ملک محمد اسلم صاحب دوکاندار کنجاہ	صدقہ	۹-۲-۰
۲۳	مخدوم فاروق اعظم صاحب میانی	صدقہ بکرا	۵۰-۰-۰
۲۴	نور احمد خانصاحب سیکرٹری مال سول لائن لاہور	فدیہ صیام	۱۵-۰-۰
۲۵	میجر محمود احمد صاحب ایبٹ آباد	״	۱۰-۰-۰
۲۶	محمد موسیٰ صاحب سیکرٹری مال لودھراں	״	۱۵-۰-۰
۲۷	محمد خلیل الرحمن صاحب سیکرٹری مال گکھڑ کھیاٹ	״	۱۶-۰-۰
۲۸	چراغ الدین صاحب صدر حلقہ سنت نگر لاہور	״	۳۰-۰-۰
۲۹	محمد بشیر صاحب امیر جماعت احمدیہ گکھیانہ	صدقہ	۱۰-۰-۰
۳۰	شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال لائلپور	فدیہ صیام	۳۰-۰-۰
۳۱	محمود احمد صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی	״	۵-۰-۰
۳۲	مرزا نذیر حسین صاحب گوالمنڈی برائے امۃ الحفیظ صاحبہ	״	۱۲-۰-۰
۳۳	مجیدہ بیگم صاحبہ کوٹھی المنیر کراچی	طعام مساکین	۴۰-۰-۰

داخلہ اینیمل ہسبنڈری کالج لاہور

فرسٹ ایئر میں داخلہ ۲۳ جون ۵۶ء صبح ۷ بجے ہوگا۔ درخواست مجوزہ فارم پر جو کالج کے دفتر سے ملتی ہے۔ درخواست جلد سے جلد بھیجنی لازم ہے۔

شرائط:۔ میٹرک سائنس والے کو ترجیح۔ بوقت داخلہ ۱۲۵/۰ روپے قابل ادا۔ علاوہ خرچ خوراک و رہائش۔

ناظر تعلیم ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

سالانہ اجتماع

نمائندگان مجالس کا تقرر

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر بعض امور ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں مشورہ کرنا ہوتا ہے۔ چونکہ ہر خادم اجتماع میں شریک نہیں ہوسکتا اس لئے فیصلہ یہی ہے کہ ہر مجلس اپنے نمائندگان کے ذریعہ اجتماع میں ضرور شامل ہو۔ مشورہ طلب امور میں صرف نمائندگان ہی شامل ہوسکتے ہیں۔ ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ قائد مجلس بحیثیت عہدہ کے نمائندہ ہوگا۔ لیکن اگر کسی وجہ سے قائد مجلس خود اجتماع میں شامل نہ ہو رہا ہو تو وہ اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کرسکتا۔ متبادل نمائندہ انتخاب کے ذریعہ مقرر ہوگا۔

نوٹ:۔ نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ کوئی نمائندہ نامزد نہیں ہوسکتا۔ نمائندگان کی فہرست بھجواتے وقت یہ امر واضح کرنا ہوگا کہ اس مجلس کے اراکین کی کل تعداد کتنی ہے اور نمائندگان کا انتخاب اجلاس عام میں ہوا ہے۔ نمائندگان کی اطلاع ۵ اکتوبر ۵۶ء تک دفتر میں آنی ضروری ہے۔

نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دلی تمنا تھی کہ "رسالہ ریویو آف ریلیجنز" کی اشاعت کم از کم دس ہزار تک ہونی چاہیئے۔ نیز ہمارے موجودہ مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنی بصیرت افروز تقریر میں احباب جماعت کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ:۔

"اگر یہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز دس ہزار چھپے ۔۔۔۔ اور دنیا کی تمام لائبریریوں میں جانا شروع ہو جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ سال دو سال کے اندر تہلکہ پڑ جائے گا۔"

(الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۵۶ء)

حضور کے اس ارشاد کی موجودگی میں ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ وہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کے لئے پورے اخلاص اور ہمت سے قدم اٹھائے اور نہ صرف جماعت کے دوستوں میں بلکہ غیر از جماعت اصحاب میں بھی رسالہ ہذا کی اشاعت کو عام کرنے کے لئے کوشاں ہو۔

امید ہے کہ آپ اس بارہ میں مقامی جماعت کے ذی ثروت و اثر دوستوں اور دیگر غیر از جماعت اصحاب میں اپنے اس قومی رسالہ کی خریداری کو بڑھانے کے لئے کماحقہ سعی فرمائیں گے۔ اگر مقامی احباب رسالہ کی حسب توفیق امداد و اعانت بھی فرمائیں گے تو ان کے ارسال کردہ پتوں پر یا مختلف لائبریریوں اور معزز غیر از جماعت و غیر مسلم دوستوں کے نام ریویو جاری کر دیا جائے گا۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس نیک کام میں جو اسلام کا قلمی جہاد ہے نہ صرف خود ہی حصہ لیں گے بلکہ اپنے حلقہ احباب اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی "ریویو آف ریلیجنز" کی خریداری و اعانت کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(نوٹ) غیر از جماعت احباب سے جو رقم وصول ہوگی اس کی رسیدات آپ کی معرفت ان دوستوں تک پہنچا دی جائیں گی۔ انشاء اللہ

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) میری اہلیہ ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہے۔ بزرگان جماعت اور درویشان قادیان صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ چوہدری عنایت اللہ ٹی۔ ڈی۔ اے ورکشاپ لیہ

(۲) خاکسار کے ایک غیر احمدی دوست منظور احمد صاحب کو تین چار روز سے بخار آرہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (خالد لطیف کراچی)

(۳) متواتر مشکلات کی وجہ سے عاجز کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو کلی طور پر مصائب و مشکلات سے نجات دے۔ آمین ڈاکٹر نذیر محمد ڈنٹسٹ سلانوالی

(۴) بندہ نے امسال ایف ایس سی نان میڈیکل کا اور بندہ کے بھائی عبدالقادر نے امسال Animal Husbandry (سال اول) کا امتحان دیا ہے۔ احباب اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں بھائیوں کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ نیز ہم دونوں کو صحیح معنوں میں دین کا خادم بنائے۔ آمین محمد عبدالرشید بھٹی بیرون ممنہ گیٹ جھنگ شہر

(۵) خاکسار کا لڑکا عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین رحمت اللہ دالی دار الصدر غربی ربوہ

پاکستان میں فولادی صنعت

پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے حکومت کے سامنے لوہے اور فولاد کی صنعت کی ترقی کے لئے ترمیم شدہ منصوبہ پیش کیا ہے۔ اس منصوبے کے مطابق فولادی صنعت کی ترقی کو تین تدریجی مرحلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے کی تکمیل پر پی۔آئی۔ڈی سی کا مجوزہ کارخانہ سالانہ ستر ہزار ٹن لوہا تیار کرے گا۔ اس صلاحیت کا کارخانہ سرکاری منظوری کے بعد اڑھائی سال میں مکمل ہو سکے گا اور اس پر ایک کروڑ ستر لاکھ روپے لاگت آئے گی۔ تدریجی طور پر اس کارخانے کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے گا اور ملک کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر کارخانے کو بالآخر سالانہ پانچ لاکھ ٹن لوہا اور فولاد پیدا کرنے کے لائق بنا دیا جائے گا۔

نئے منصوبہ کے تحت پی۔آئی ڈی سی کے کارخانے میں لوہا اور فولاد (KRUPP RENN) کرپ رین طریقے سے تیار کیا جائے گا یہ طریقہ ادنےٰ درجہ کے خام لوہے اور معمولی کوئلے کے استعمال میں بہت کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

پی۔آئی۔ڈی۔سی نے کالا باغ کے علاقے کی کانوں کو ترقی دینا شروع کر دیا ہے۔ اس علاقے میں خام لوہے کی بہت بڑی مقدار دریافت ہوئی ہے۔ اور اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ یہ ذخائر مجوزہ کارخانے کی ضروریات کو تقریباً سو سال تک پورا کر سکیں گے۔

پاکستان میں لوہے۔ فولاد اور اس سے تیار شدہ اشیاء کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ ملک ہر سال تقریباً ڈیڑھ لاکھ ٹن فولاد بیرونی ممالک سے درآمد کرتا ہے اور اپنے قیمتی زرمبادلہ میں سے ہر سال ڈیڑھ کروڑ روپیہ اس پر خرچ کر دیتا ہے۔ ملک میں لوہا اور فولاد تیار ہونے سے ایک طرف تو ہمارا قیمتی زرمبادلہ بچ جائے گا۔ اور دوسری طرف یہ فائدہ بھی ہوگا کہ یہاں مال بننے سے قیمتوں میں کمی آ جائے گی۔ اس وقت بیرونی ممالک سے جو لوہا درآمد کیا جاتا ہے اس پر تقریباً ساڑھے چھ سو روپے فی ٹن لاگت آتی ہے اور عوام کو یہ لوہا تقریباً ساڑھے چار سو روپے فی ٹن پر فروخت ہو سکے گا۔ ان اعداد سے ظاہر ہے کہ ملک میں لوہے کے ایک بڑے کارخانہ کا قیام نہایت منافع بخش ثابت ہوگا۔

نہ تمام قومیں جو حال ہی میں آزاد ہوئی ہیں اور اپنے ممالک کو ترقی دینے کی خواہاں ہیں۔ لوہے اور فولاد کی صنعت کو ہر دوسری صنعت پر فوقیت دے رہی ہیں۔ کیونکہ یہ بنیادی صنعت ہے اور اسی سے تمام بھاری انجینئرنگ کا سامان اور صنعتی کارخانوں کے لئے مشینیں۔ کلیں۔ اوزار اور پرزے حاصل ہو سکتے ہیں۔

روس نے عوامی چین کی جو سب سے پہلی امداد کی وہ بھی یہی تھی کہ وہاں لوہے اور فولاد کا جدید ترین طرز کا ایک عظیم الشان کارخانہ تیار کر دیا۔ اسی طرح بھارت نے بھی اس سلسلے میں تین مختلف ممالک سے معاہدے کئے ہیں اور اب وہاں بھلائی۔ روڑکیلا اور درگا پور کے مقامات پر لوہے اور فولاد کے دس دس لاکھ ٹن سالانہ پیداوار کی صلاحیت رکھنے والے تین کارخانے بنائے جائیں گے

ٹاٹا کے موجودہ کارخانے میں سالانہ ۱۲ لاکھ ٹن فولاد اور لوہا تیار ہوتا ہے۔ اب اس کارخانہ کی پیداوار میں بھی دس لاکھ ٹن کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔

مغربی جرمنی اور امریکہ جیسے ترقی یافتہ ممالک جہاں اس وقت بھی لوہے۔ اور فولاد کی پیداوار وسیع پیمانوں پر ہو رہی ہے۔ تقریباً ہر سال اپنی پیداوار میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ برما۔ لنکا اور مصر جیسے چھوٹے چھوٹے ملک بھی اس صنعت کی اہمیت سے بے خبر نہیں ہیں اور خام لوہے کے مقامی ذخائر کو استعمال کرنے کے لئے نئے کارخانے کھول رہے ہیں۔

دعائے نعم البدل

میرا چھوٹا بچہ عزیزم مبارک محمود عبداللہ بعمر ۷½ ماہ اٹھارہ انیس یوم بیمار رہ کر بخار و نمونیہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۰ احسان ۱۳۳۵ھش (۲۰ جون ۵۶ء) بروز بدھ بعد نماز ظہر ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی رضا اور انعامات کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ عبدالحق شاکر واقف زندگی وکالت مال تحریک جدید ربوہ

فولاد کی عالمی قلت

دنیا میں اس وقت لوہے اور فولاد کی شدید قلت ہے اور ایشیائی ممالک مغربی ممالک سے لوہا خرید کر بھی اپنی ضروریات پوری نہیں کر پاتے نتیجتاً ان ممالک کی تعمیر و ترقی میں بڑی رکاوٹیں پیش آ رہی ہیں پاکستان ہی میں ڈیل پاک سیمنٹ فیکٹری کا کام صرف چند ہزار ٹن لوہے کی نایابی کی بدولت چھ ماہ تک رکا رہا فیکٹری کی تکمیل میں چھ ماہ کی تاخیر ہوئی۔ اور ملک چھ ماہ کی پیداوار سے محروم ہو گیا۔

اب جبکہ ملک میں ہرجہتی ترقی ہو رہی ہے۔ یہاں آئے دن مشینوں اور کل پرزوں کی ضرورت ہوا کرے گی۔ اور یہ تمام سامان فولاد کی فراہمی کا مرہون منت ہے۔

پاکستان ۱۹۴۹ء سے کر آج تک فولاد کی قلت کی بدولت مشکلیں اٹھا رہا ہے۔ اور ہر سال زرمبادلہ کی کمی بیشی کے مطابق ۷۵ ہزار ٹن سے دو لاکھ ۷۵ ہزار ٹن تک لوہا اور فولاد خرید رہا ہے۔ اس پر چار کروڑ سے بارہ کروڑ روپے سالانہ خرچ ہو جاتا ہے اس طرح ہمارے زرمبادلہ کا ایک معتد بہ حصہ چلا جاتا ہے۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ لوہا اور فولاد برآمد کرنے والوں کی ضروریات خود ان کی پیداوار سے بڑھتی جا رہی ہیں۔ اسلئے خریداروں کو کثیر رقوم خرچ کرنے کے باوجود سامان وقت پر نہیں ملتا

گذشتہ ڈھائی سال سے جرمنی کے کرپ کارخانے کے ماہروں کی ایک جماعت کالا باغ ضلع میانوالی کے علاقے میں خام لوہے کے ذخائر کے امتحان اور کانوں کی ترقی کے کام میں مصروف ہے اندازہ ہے کہ میانوالی کے ان ذخائر سے دس کروڑ ٹن خام لوہا نکل سکے گا۔ اس سے بہتر قسم کا خام لوہا چترال کے علاقے میں پایا گیا ہے لیکن چترال کے ذخائر کو آئندہ کام میں لانے کے لئے محفوظ رکھا گیا ہے۔

موجودہ منصوبے کے تحت پہلے مرحلے کی تکمیل پر کارخانے میں ستر ہزار ٹن لوہا اور فولاد تیار ہوگا۔ اور تینوں مرحلوں کی تکمیل کے بعد یہ کارخانہ تین لاکھ ٹن فولاد اور پچاس ہزار ٹن لوہا تیار کرے گا۔

ان حقائق کے پیش نظر ہماری حکومت کا فرض ہے کہ پی آئی ڈی سی کے اس منصوبہ کو جلد از جلد منظور کر دے تاکہ پاکستان کے لئے صنعتی ترقی کی راہ ہموار ہو جائے اور یہ ملک بلاتاخیر مزید ترقی یافتہ ممالک کی صف میں اپنا صحیح مقام حاصل کر سکے۔

مصر میں مارشل لاء کا خاتمہ

قاہرہ ۱۲ جون مصر سے برطانوی فوجوں کے انخلاء کی تقاریب کا اختتام وزیر اعظم کرنل ناصر کے نشری اعلان سے ہوا۔ کرنل ناصر نے کل شام کہا۔ آج مارشل لاء ختم کیا جاتا ہے اور پریس کی آزادی بحال کی جاتی ہے۔ آپ نے کہا ہم نے دور انقلاب میں جنگ کی اس دور میں قتل و غارت بھی ہوا، تاکہ انقلاب کے مقاصد کی حفاظت ہو سکے۔ آج کے دن کی خاطر ہم نے سخت محنت کی تاکہ اس ملک میں صحیح جمہوری نظام قائم ہو سکے۔

ترک لیڈروں کا دورہ کابل ملتوی

کابل ۱۸ جون۔ ترکیہ کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے اپنا دورہ کابل ۲۰ جون تک ملتوی کر دیا ہے۔ پہلے پروگرام کے مطابق آپ اس اتوار کو کابل پہنچنے والے تھے۔

سرکاری ملازموں کی تنخواہوں کے گریڈوں پر عنقریب نظر ثانی کی جائیگی

نئے گریڈ پچھلی تاریخوں سے نافذ کرنے کا فیصلہ

پشاور ۲۳ جون۔ مغربی پاکستان کے وزیر مالیات و اطلاعات سردار عبدالرشید نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت اس سال گرمیوں میں چھٹی نہیں کرے گی۔ تاکہ نظم و نسق کو بہتر بنانے پر پوری توجہ دی جا سکے۔

سردار رشید جو اخباری نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے نے کہا کہ صوبائی وزراء گزشتہ دنوں سیاسی مصروفیات کے باعث دفتری کام پر پوری توجہ نہیں دے سکے۔ لیکن اب وہ صوبے کے نظم و نسق کی اصلاح کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں آپ نے مزید کہا کہ صوبائی حکومت اس سال گرمیوں کی چھٹیاں نہیں کرے گی۔ تاکہ نظم و نسق کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جا سکے۔ آپ نے کہا کہ انتظامی امور میں تاخیر کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ابھی سارے صوبے میں انتظامیہ کے قواعد و ضوابط یکساں نہیں ہیں۔ صوبہ اتنا بڑا ہے کہ بعض اوقات ایک مسل کو منزل مقصود تک پہنچنے میں خاصا طویل عرصہ درکار ہوتا ہے۔ اس طرح خرچ بھی بہت ہوتا ہے۔ ان تمام دشواریوں کو دور کرنے کے لئے صوبائی حکومت ڈویژنل کمشنروں کے اختیارات میں اضافے کے سوال پر غور کر رہی ہے تاکہ جلد اور برموقعہ انصاف ہو سکے۔

سردار عبدالرشید خاں نے مزید کہا کہ صوبائی ملازموں کی تنخواہوں کے سکیل پر نظر ثانی کا کام موجودہ مالی سال میں مکمل ہو جائے گا اور نیا سکیل پچھلی تاریخوں سے نافذ کیا جائے گا۔

سردار رشید نے جو وزیر اطلاعات بھی ہیں کہا کہ صوبائی حکومت کارکن صحافیوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ اس ضمن میں کوشش کی جائے گی کہ صوبائی صحافیوں کو بھی وہی سہولتیں دی جائیں جو کراچی کے مسلمہ صحافیوں کو حاصل ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج کا بی۔اے کا نتیجہ

تعلیم الاسلام کالج سے امسال (اپریل ۱۹۵۶ء) میں کل بارہ[12] طلبہ بی۔اے کے امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ نتیجہ درج ذیل ہے۔

رول نمبر		نام طالب علم		نمبر حاصل کردہ	
۵۲۸۵	—	ممتاز احمد	—	۲۵۶	II
۵۲۸۶	—	چوہدری غلیم الدین	—	۲۲۸	III
۵۲۹۷	—	چوہدری ریاض گھمن	—	۲۰۴	III

مندرجہ ذیل طلباء کو Exemption ملی ہے۔ درج ذیل مضامین میں دوبارہ امتحان دیں

رول نمبر		نام طالب علم		مضامین
۵۲۸۸	—	راجہ بیرم خاں	—	انگریزی اکنامکس
۵۲۸۹	—	بشیر احمد	—	" "
۵۲۹۰	—	عبدالقدوس	—	انگریزی۔ عربی۔ فارسی (اختیاری)
۵۲۹۱	—	سید محمد ہارون بخاری	—	انگریزی اکنامکس
۵۲۹۸	—	محمد علی وائیں	—	انگریزی۔ پولیٹیکل سائنس۔ فارسی (لازمی)

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اعانت الفضل

محترمہ اہلیہ صاحبہ عبادالله گیانی نیجر الفضل نے اپنی بچی صادقہ بیگم کے میٹرک کے امتحان میں ۵۰۹ نمبر لے کر پاس ہونے کی خوشی میں دو روپے بطور اعانت الفضل کو ارسال کئے ہیں جزاھم الله احسن الجزا احباب اس بچی کی مزید علمی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ الله تعالیٰ اسے دینی اور دنیاوی نعمتوں اور برکتوں سے مالامال کرے۔ آمین ثم آمین۔

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

درخواست ہائے دعا

میرے بڑے بھائی منشی پیار محمد خانصاحب سابق سنگساز ضیاء الاسلام پریس بعارضہ دل دو ماہ سے عرصہ چھ ماہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم بھائی صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ فیاض محمد خان کرمانی (کنزیکٹر تعلیم الاسلام کالج ٹک شاپ ربوہ)

(۲) میری پھوپھی فاطمہ بیگم (لائلپوری) عرصہ دو سال سے بیمار ہیں معزز بھائی بہنیں دعائے صحت فرمائیں۔ امتہ الحی بنت خیر الدین مرحوم ربوہ

آج کراچی میں اعلیٰ سطح کی مہاجر کانفرنس شروع ہو رہی ہے

اراضی پر مہاجرین کی آبادکاری کی رفتار تیز کر دی جائے گی (رضوی)

کراچی ۲۳ جون۔ مغربی پاکستان کے وزیر بحالیات سید جمیل حسین رضوی نے آج یہاں کہا ہے کہ بہت جلد مغربی پاکستان میں زرعی زمینوں پر مہاجرین کی آبادکاری کا کام تیز کر دیا جائے گا۔ آپ اعلیٰ سطح کی مہاجر کانفرنس میں شرکت کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔

سید جمیل حسین رضوی نے کہا کہ سابق سندھ اور بہاولپور میں متروکہ اراضی پر مہاجرین کی آبادکاری کی طرف مناسب توجہ نہیں دی گئی ہے۔ اسلئے صوبائی حکومت ان علاقوں کی طرف سب سے زیادہ توجہ دے گی۔ آپ نے کہا کہ اعلیٰ سطح کی مہاجر کانفرنس میں جو کل سے شروع ہو رہی ہے۔ مہاجرین کی آبادکاری اور متروکہ جائدادوں کے متعلق متعدد اہم مسائل زیر غور آئیں گے اس کانفرنس میں مرکزی وزیر مہاجرین و بحالیات سردار امیر اعظم کے علاوہ مرکزی اور صوبائی محکمہ آبادکاری کے اعلیٰ افسر شریک ہوں گے۔

متروکہ زمینوں سے مزارعین کی بیدخلی کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سید جمیل حسین رضوی نے کہا کہ جن مزارعین کو مہاجر زمینداروں نے اس لئے بیدخل کیا ہے کہ وہ ان زمینوں پر خود کاشت کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں متبادل زمینیں دی جائیں گی لیکن جو مزارعین عدم ادائیگی لگان کے سلسلے میں بے دخل ہوں گے۔ حکومت ان کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گی۔ آپ نے بتایا کہ تقریباً بیس[2] فی صد مزارع عدم ادائیگی لگان کے باعث زمینوں سے بیدخل ہوں گے

آج یہاں محکمہ آبادکاری کے اعلیٰ عہدیداروں کا ایک اجلاس بھی ہوا جس کی صدارت مرکزی وزارت بحالیات کے سیکرٹری مسٹر این ایم خان نے کی۔ اس اجلاس میں ان مسائل پر غور و خوض کیا گیا جو کل کانفرنس میں زیر بحث آئیں گے۔

صوبائی وزیر خوراک کراچی پہنچ گئے

لاہور ۲۲ جون۔ مغربی پاکستان کے وزیر خوراک میر علی احمد خاں تالپور آج صبح صوبائی حکومت کے طیارے میں کراچی روانہ ہو گئے۔ توقع ہے کہ آپ اعلیٰ سطح کی اس غذائی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ جو صوبے کی غذائی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے اسی ہفتے منعقد ہونے والی ہے وزارت خوراک کے سیکرٹری سید اعجاز حسین شاہ پہلے ہی کراچی پہنچ چکے ہیں۔

بعد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وزیر خوراک کراچی پہنچ گئے ہیں۔

پاکستان اور افغانستان کی تجارت

کراچی ۲۲ جون۔ گزشتہ اپریل میں افغانستان نے پاکستان سے ترپن لاکھ ستر ہزار دو سو ایک روپیہ کا سامان درآمد کیا اور اسی مدت میں پاکستان کو بارہ لاکھ پینتالیس ہزار دو سو روپیہ کا مال برآمد کیا پاکستان سے جو اشیاء افغانستان کو برآمد کی گئیں۔ ان میں عمارتی اور انجینئرنگ کا سامان ہارڈویئر۔ کٹلری، آلات، مشینری، معدنی تیل، کاغذ اور سٹیشنری اور ربڑ کا سامان۔ چائے، سوتی کپڑا، موٹریں اور ریلوے انجن شامل ہیں۔ افغانستان سے پھل اور سبزیاں، اکھالیں۔ چمڑا اور اونی کپڑا درآمد کیا گیا۔

مشرقی پاکستان کیلئے تیرہ لاکھ من نمک

کراچی ۲۲ جون۔ مرکزی حکومت آئندہ ماہ تیرہ لاکھ من نمک مشرقی پاکستان بھیجنے کے انتظامات کر رہی ہے۔ گزشتہ ماہ مشرقی پاکستان کو آٹھ لاکھ چالیس ہزار من اور مئی میں پانچ لاکھ بارہ ہزار من نمک بھیجا جا چکا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بڑے پیمانے پر چاول کی ترسیل کا نمک کی فراہمی پر اثر نہیں پڑا۔

افغان فضائیہ کا ایک طیارہ تباہ؟

کابل ۲۲ جون۔ کابل ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ افغان فضائیہ کا ایک ہوائی جہاز لاپتہ ہو گیا ہے۔ یہ جہاز زلزلے سے متاثرہ علاقے میں کھانے پینے کی اشیاء گرانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ریڈیو نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ طیارہ یا تو تباہ ہو چکا ہے یا انجن کی خرابی کے باعث کہیں اترنے پر مجبور ہو گیا ہے۔